باب-70

نفس پرستی

☆ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفس پرستی کی پھر وہ اپنی بے راہی کی سزا اٹھائیں گے۔ (سورۃ مریم: آیت59)

☆ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّـهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

ترجمہ: (ان ظالموں کی ایسی حالت کیوں ہوئی؟) یہ اس لیے ہوئی کہ اللہ کسی قوم کو نعمت دے کر (ان کو سرفراز کرکے) نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں اور اللہ تو سمیع و علیم ہے۔
(سورۃ الانفال: آیت53)

صاحبو! ذرا موجودہ زمانے پر غور کرو۔ کونسی خواہشِ نفس ہے جو پوری نہیں ہو رہی ہے۔ جس کو دیکھو اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنے نوکر چاکر پر نازاں ہے۔ کوئی موٹر پر اتراتا ہے تو کسی کو بگھی پر ناز ہے۔ بے پردگی، اپنے لوازم کے ساتھ ہے۔ شربتِ سرور، آدمی کو بے تکلف بنا رہا ہے۔ اِن کے پاس اصل چیز وہی ہے جو نظر آرہی ہے۔ خدا نظر آتا ہے نہ فرشتے، نہ جنت نہ دوزخ۔ لہٰذا ان کا خیال بھی اس طرف نہیں جاتا۔ یہ ظالم کہتے ہیں کہ: "خدا پرست لوگ جو تکلیفوں میں گزار رہے ہیں وہ اِس وقت کی دوزخ میں ہیں۔ ہمیں دیکھو، ہم کس آرام اور کیسی راحت میں ہیں۔ ہمارے پاس تو حلال اور حرام کا جھگڑا ہی نہیں ہے۔ ہماری زندگی تنگ نہیں ہے۔ ہمارے عیش میں کمی نہیں ہے۔۔۔ ان بھولے مذہبی لوگوں کے پاس تو بات بات پر حرام اور بات بات پر مکروہ ہے۔ ان کا حال بہت ہی قابلِ افسوس ہے۔ یہ بڑے واجب الرحم ہیں۔ مگر ہم کیا کریں۔ وہ خود اپنے آپ پر رحم نہیں کھاتے۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے خود کو محروم رکھتے ہیں"۔۔۔!

دوسری جانب، آج کے مسلمانوں کی حالت یہ بھی ہے کہ، دشمنانِ دین کی خوشامد، مسلم اور غیر مسلم میں کوئی معاملہ پڑ جائے تو غیر مسلم کی طرفداری، اور ہمیشہ غیر مسلموں کی تائید۔ پھر، سمجھا یہ جاتا ہے کہ یہ رواداری ہے۔ مسلم کو سزا دینا اور غیر مسلموں کو چھوڑ دینا، ان کے دل کی کشادگی خیال کی جاتی ہے۔ مگر غیر مسلم کیا کرتے ہیں؟ یہ غیر مسلح مردوں کو، بچوں کو اور بوڑھوں کو تہ تیغ کرتے ہیں۔ وہ رحم اسی کو سمجھتے ہیں کہ مسلموں کو نیست و نابود کریں۔

دیکھو! پہلے تم کیا تھے، کیسے تھے؟ اور اب تم کیا ہو، کیسے ہو؟ پہلے تمھارے دل میں ایمان تھا۔ تمھارے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت تھی۔ تم اس کی اطاعت کرتے تھے۔ آپس میں اتفاق و محبت تھی۔ تم کام کرتے تھے اور محنت کرتے تھے۔ اس لیے آزاد تھے، باعزت تھے۔ اللہ تو وہی ہے جو پہلے تھا۔ وہ تو نا قابلِ تغیر ہے۔ وہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے، (جیسا پہلے تھا اب بھی ہے)۔ پھر ہماری اور تمھاری یہ ذلت و خواری کیوں ہے؟ بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی حالت بدل ڈالی۔ اب ہماری اگلی حالت کہاں ہے؟ نہ اللہ پر بھروسہ، نہ کامل یقین۔ نہ اللہ اور رسول کی محبت، نہ ان کی اطاعت۔ آپس میں نفاق، شقاق، پھوٹ، دشمنی سستی و کاہلی اور آرام طلبی۔ ان سب باتوں کا یہی نتیجہ ہے جو ہو رہا ہے۔ یعنی نہ اب ہماری اگلی عزت ہے نہ حرمت ہے۔ سب کے دلوں پر غلامی چھائی ہوئی ہے۔ دلوں پر مُردنی آئی ہوئی ہے۔ مفلسی ہے، تنگ دستی ہے۔ کفار تم کو دبائے چلے جا رہے ہیں، ذلیل کر رہے ہیں اور تم کو اس کا احساس تک نہیں۔ تم میں حرکت نہیں تو برکت بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارا دشمن نہیں، کافروں کا دوست نہیں۔ ایسے کام کرو جس سے تم اس کی رحمت کے مستحق بنو۔ اللہ فرماتا ہے فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ، میری شکایت نہ کرو، اپنے آپ کو ملامت کرو، (سورۃ ابراھیم: آیت 22)۔ نہ ہم بیکار ہوتے نہ ذلیل و خوار ہوتے۔

صاحبو! تمھاری یہ ذلت اور خواری کیوں ہے۔ اس لیے کہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لیے تم نے کوئی تیاری نہیں کی۔ نہ اسلحہ ہیں، نہ تن میں ہی قوت ہے۔ نہ تمھارے میں رازداری اور یک جہتی ہے۔ جو لوگ ہاتھ پیر ہلا سکتے ہیں ان کے پاس پیسہ نہیں۔ اور جن کے پاس پیسہ ہے وہ پیسے کی پوجا کرتے ہیں۔ پیسہ دینا ان کے پاس کفرانِ دولت ہے۔ وہ بھلا اپنے دیوتاؤں کو دوسروں کے حوالے کیوں کر کریں گے۔ بعض بھولے نادان لڑنے نکلے بھی ہیں تو ہاتھ میں بانسے لے کر۔۔۔!

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال کی آیت 60 میں فرماتا ہے –" تم اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں جس قدر تم سے ہوسکے زور و قوت پیدا کرو۔ مِنجملہ اس کے گھوڑے باندھنا بھی ہے۔ اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور تمھارے دشمنوں کوڈراؤ۔ ان میں دہشت پیدا کرو۔ ان کے سوااور لوگوں میں بھی۔ وہ منافق ہیں کافروں کے دوست ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے۔ جو تم راہِ خدا میں صَرف کروگے تم کو اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا، اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہو گا اور تمھارا حق روکا نہ جائے گا"۔

ایمان کی کمزوری کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری دعائیں بھی قابلِ قبول نہیں۔ یہ خوب یادرکھو! لڑائی باتوں سے نہیں ہوتی۔ ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ علم و ہنر کی حاجت ہے۔ اتحاد و اتفاق اور رازداری و ایثار کی اشد حاجت ہے۔ اس زمانے میں منافق اور مسلمان میں تمیز کرنا مشکل ہے۔ مسجد میں لوگ آتے ہیں، معلوم نہیں کہ ان میں خفیہ پولیس (intelligence) والے کون ہیں اور سچے نمازی کون۔ مولوی صاحب وعظ کر رہے ہیں۔ مرشد تلقین فرمارہے ہیں۔ اور بعض لوگ نہایت فروتنی (submission) اور عاجزی سے سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اور بعض تو ایسے بیٹھے ہیں جیسے مراقبہ کر رہے ہیں، مگر کان ہیں کہ لگے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی لفظ ان کو تباہ کرنے کے لیے ان کے کانوں تک پہنچ جائے تو استادِ شریعت اور پیرِ طریقت کو" سرکاری بڑے گھر" میں پہنچادیں۔۔۔! یاد رکھو جو زندہ قومیں ہیں وہ خفیہ خفیہ سب کچھ کرتی ہیں۔ ان کے دشمنوں کو اُس وقت خبر ہوتی ہے جب ان کے سر پر بم پھٹتے ہیں۔ بعض نادان، باتوں سے ملک فتح کرنا چاہتے ہیں۔

باتوں سے کیا ہوتا ہے
حرکت میں سب برکت ہے

اللہ تعالیٰ کافروں اور منافقوں، دونوں کے شر سے ہمیں بچائے۔ ہمارے پاس ظاہری اسباب کچھ نہیں۔ غلامی کا طوق گلے سے اترنے کی کوئی صورت نہیں۔ مگر، یا اللہ ۔۔۔!

مسلم بہ حالِ بے کسی، بے قوت و بے یار ہے
پر ترے نامِ پاک پر، مرنے کو وہ تیار ہے

{ حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 10 صفحہ 13، 14، 18 تا 20 پارہ 16 صفحہ 53 اور پارہ 22 صفحہ 59}

Siddiqui Publications

متفرقات۔Miscellaneous

صاحبو! اللہ تعالیٰ لوہے کے متعلق سورۃ الحدید کی آیت 25 میں فرماتا ہے،وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ، یعنی ہم نے لوہے کو اتارا(ہتیار کو پیدا کیا)اس میں بڑی قوت ہے ، ہیبت ہے اور لوگوں کے لیے اس کے سوا اور بہت سے منافع ہیں۔ کسی نے کہا سونا بہت اچھا ہے۔ مگر دیکھو اس کا محافظ لوہا ہی ہے۔ جس کے ہاتھ میں لوہا ہوتا ہے وہی حکومت کرتا ہے۔ چاندی سونا، امن کے زمانے میں ذریعۂ زینت ہیں یا زیادہ سے زیادہ متغیر اور خراب نہ ہونے کی وجہ سے معیارِ قیمت ہیں۔ مگر بدامنی اور جنگ میں لوہا ہی کام آتا ہے۔ مسلمانوں کو حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہتیار کے ساتھ نماز پڑھنے میں 17 گنا ثواب ہے۔ مَردوں کو چاندی و سونے کے زیور پہننے سے ممانعت کی گئی ہے۔ لیڈی فیشن مَردوں نے ہتیار رکھنے کو بد تہذیبی سمجھا۔ دیکھو! ہندوستان میں سکھ ہتیار رکھ سکتے ہیں، مسلمان نہیں رکھ سکتے۔ یہ کیسا سرکاری قانون ہے۔۔۔؟

چاندی سونے کی نہ بندوق بنا کرتی ہے نہ تلوار، نہ ریل بن سکتی ہے نہ طیارہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوہے میں اور بہت سے فائدے ہیں۔ لوہے کے بغیر نہ ہل(plough)بن سکتا ہے نہ ہی ناگر(plough's blade)۔ اور تو اور ایک سوئی بھی بغیر لوہے کے نہیں بن سکتی۔ افسوس! ان موجودہ غریب مسلمانوں کو طیارہ اور توپیں ڈھالنا تو کیا آئے گا، ایک سوئی تک بنانا نہیں آتا۔

یادرکھو! جس کی تلوار ہے، جس کی سپر یعنی ڈھال ہے، اسی کی فتح ہے۔ تم لوہا چاہنے والے مسلمانوں کی اولاد ہو کر ریشمی کپڑے پہنتے ہو؟ ریشمی ازار بند کمر سے باندھ کر ناز کرتے ہو؟ ہائے انقلاب! افسوس! اٹھو اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ۔ مَرد ہو تو مَردوں کے کام بھی کرو۔ ہمت کرو اور جرأت و قوت پیدا کرو۔ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ،(سورۃ الانفال : آیت 60)۔ جہاں مسلمان جم کر کھڑے ہو گئے وہاں اپنے سے دس گنا کفار کو پیروں تلے روند ڈالا۔ تمھارے لیے اللہ کی رحمت کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 27 صفحہ 121 تا 123 }